سِلسلہ احمدیّہ

کی

تعلیمات

حضرت بانئ سِلسلہ احمدیّہ کے الفاظ میں

تعلیمات

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دِل کی عزیمت سے اُس پر پُورا پُورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پُورا پُورا عمل کرتا ہے وہ میرے اُس گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے مَیں اُس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اِس خاک وخشت کے گھر میں بُود و باش رکھتے ہیں بلکہ وُہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے رُوحانی گھر میں داخل ہیں۔

پیروی کرنے کے لیے یہ باتیں ضروری ہیں کہ وُہ یقین کریں کہ اُن کا ایک قادر اور قیّوم خالِقُ الکُل خُدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیّر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اُس کا بیٹا۔ وہ دُکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور

Printed by
RAQEEM PRESS Islamabad,
Sheephach Lane Tilford,
U.K.

مرنے سے پاک ہے۔ وُہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونے کے نزدیک ہے۔ اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اُس کی تجلّیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لیے وہ ایک نیا خُدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اُس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خُدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیّر آجاتا ہے بلکہ وُہ ازل سے غیر متغیّر اور کمالِ تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیّرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیّر ہوتے ہیں تو خُدا بھی ایک نئی تجلّی سے اُس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارقِ عادت قُدرت اُسی جگہ دِکھلاتا ہے جہاں خارقِ عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اس کو مقدّم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اُس کی راہ میں صدق وصفا دِکھلاؤ۔ دُنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدّم نہیں رکھتی۔ مگر تم اُس کو مقدّم رکھو۔ تاتم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ۔

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خُدا کی عادت ہے، مگر تم اِس حالت میں اس عادت سے حصّہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اُس میں کچھ جُدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالتِ مُرادیابی اور نامُرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خُدا ظاہر ہوگا جس نے مدّت سے اپنا چہرہ چھُپا

لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے؟ اور اُس کی رضا کا طالب ہو جائے؟ اور اس کی قضا وقدر پر ناراض نہ ہو؟ سو تم مُصیبت کو دیکھ کر اَور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لیے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اُس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظُلم نہ کرو۔ اور مخلُوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وُہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبُول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہُت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُنکی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خُدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دُنیا سے دِل برداشتہ رہو۔ اور اُسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لیے زِندگی بسر کرو۔ اور اُس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گُناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو

دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وُہ دھُوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وُہ دِن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خُدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وُہ خُدا جو تمہارا خُدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اُس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلُو میں تکبر یا ریا ہے۔ یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کُچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پُورا پُورا انقلاب آوے۔ اور وُہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ سو تم آپس میں جلد صُلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گُناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وُہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وُہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھُوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لیئے تم بُلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خُدا کے مُنہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تُم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تُم سے خُدا راضی ہو تو تُم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اُس کا مجُھ میں حصّہ نہیں۔ خُدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدُوس اور غیُور ہے۔ بدکار خُدا کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اُس کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اُس کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اُس کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اُس کے نام کے لیے غیرت مند نہیں اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دُنیا پر کُتوں یا چیونٹیوں یا گِدوں کی طرح گرتے ہیں اور دُنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے ہر ایک ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اُس کے لیے آگ میں ہے وُہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اُس کے لیے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اُس کے لیے دنیا سے توڑتا ہے وہ اُس کو ملے گا۔ تم سچے دِل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خُدا کے دوست بنو۔ تا وُہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تُم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وُہ بھی تمُہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے سو تُم خُدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وُہ یہ بلائیں تُم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اِسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے۔ مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خُدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

قرآن کو عزت دینے والے آسمان پر عزت پائیں گے

اور تمہارے لیئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لیئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اُس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وُہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وُہ جو یقین رکھتا ہے جو خُدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے، اور کسی کے لیے خُدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔ اور اُس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے خُدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور رُوحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخرکار اس کی رُوحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعُود کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لیے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لیے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دِیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لیے دیا گیا تھا۔ اسی کی

طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ مُوسیٰؑ نے وہ متاع پائی جس کو قرونِ اُولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو مُوسیٰؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائمقام ہے مگر شان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر۔ مثیلِ موسیٰؑ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیلِ ابنِ مریمؑ ابنِ مریمؑ سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مُدّت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ مسیح ابنِ مریم موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریمؑ کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا۔ سو وہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو اِن آفتوں کے دِنوں میں میری رُوح اُس کی شفاعت کرے گی۔

اے وُہ لوگو جو میری جماعت میں ہو!

سو اَے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تُم اُسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضورِ قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خُدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لیے صدق کے ساتھ پُورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وُہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خُدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ

ہے۔جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے۔

اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دئے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خُدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تُم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تُم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شُکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔تم خُدا کی آخری جماعت ہو۔سو وہ عملِ نیک دِکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تُم میں سُست ہو جائے گا وُہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔دیکھو مَیں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خُدا درحقیقت موجود ہے۔اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وُہ اس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُس کو چُنتا ہے۔ وُہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو عزت دیتا ہے۔تم اپنے دِلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اُس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں

عقیدہ کی رُو سے جو خُدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خُدا ایک ہے۔اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جُدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جُدا ہے، اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسٰیؑ بن مریم فوت ہوگیا ہے۔اور کشمیر سری نگر محلہ خان یار میں اُس کی قبر ہے۔خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اُس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔اور مَیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں۔گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے، لیکن تاہم مَیں مسیح ابن مریمؑ کی بہت عزت کرتا ہوں۔کیونکہ مَیں رُوحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریمؑ اسرائیلی سلسلہ کے لیے خاتم الخلفاء تھا۔موسیٰؑ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہُوں۔سو مَیں اُس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔اور مُفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابنِ مریمؑ کی عزت نہیں کرتا۔

کون میری جماعت میں ہے اور کون نہیں؟

ان سب باتوں کے بعد پھر مَیں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ظاہر کچھ چیز نہیں۔خُدا تمہارے دِلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔دیکھو مَیں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سُبکدوش

ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اُس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دُعا کے وقت خُدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجُز وعدہ کی مستثنیات کے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص جھُوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بداثر ڈالتا ہے وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور اُمورِ معرُوفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور اُن کی تعہّد خدمت سے لاپروا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گُناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش

آتی ہے وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔ جو شخص فی الواقعہ مجھے مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خُدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خُدا اُن کو رُسوا کرے۔ کیونکہ وُہ خُدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وُہ دشمن جو اُن کا قصد کرے۔ کیونکہ وُہ خدا کی گود میں ہیں اور خُدا اُن کی حمایت میں۔ کون خُدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کی فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خُدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لیے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دِکھلائے گا۔

ہمارا خُدا زبردست قدرتوں کا مالک ہے

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لیے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ اُن کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وُہ جو اُن کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خُدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا۔ تمام دُنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لیے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خُدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خُدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں۔ مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دُعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خُدا کی کتاب کی مُہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں۔ اُن کی دُعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مُردے ہیں نہ زندے۔ خُدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو اُن سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ اُن کی حالت ہے۔

لیکن جب تُو دُعا کے لیے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خُدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دُعا منظور ہو گی اور تُو خُدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصّہ کے۔ اُس شخص کی دُعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اُس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں دُعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر سُتون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تُو اُس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و صفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اُس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خُدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خُدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خُوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دُوں؟ کس دف سے مَیں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خُدا ہے تا لوگ سُن لیں؟ اور کس دَوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لیے لوگوں کے کان کُھلیں؟

خُدا ہماری تمام تدبیروں کا شہتیر ہے

اگر تم خُدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خُدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خُدا تعالیٰ تمہارے لیے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خُدا اُسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خُدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تُم جانتے تو تُم پر کوئی دن ایسا نہ آتا کہ تُم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تُم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خُدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دُنیا کے لیے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اُس کی قدر کرو کہ وُہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تُم بغیر اُس کے کُچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کُچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کُتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے۔ وہ خُدا سے بہت دُور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خُدا سے قوت نہ مانگنے سے وُہ مر گئے۔ اور آسمانی رُوح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبُوتر پرواز کر جاتا ہے۔ اُن کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے۔ جس نے اُن کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی

طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خُدا ہی خُدا ہے اور باقی سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وُہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اُس کے لیے بہتر تھا۔

خبردار! غیر قوموں کی رِیس مت کرو

خبردار!! تُم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی رِیس مت کرو۔ کہ انہوں نے دُنیا کے منصُوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی اُنہی کے قدم پر چلیں۔ سُنو اور سمجھو کہ وہ اُس خُدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بُلاتا ہے، اُن کا خُدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لیے وہ غفلت میں چھوڑے گئے میَں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دُنیا کا ہو خواہ دین کا، خُدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے، بلکہ چاہیئے کہ تُمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔ تم راست باز اُس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خُدا کے آستانہ پر گِرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے، اپنے فضل سے مشکل کُشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خُدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لیے

وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خُدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خُدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اُصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی اور آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔

یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیوں کامیاب ہو رہی ہیں۔ حالانکہ وہ اُس خُدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خُدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دُنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خُدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیوں اور لذّتوں سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے۔ تو دنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رُو سے وہ نِرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دُنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدیؔ[1] جہنّم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دُنیا سے بھی نامُراد رکھا جاتا ہے۔ مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہر حال یہ دونوں فریق مغضوب علیھم ہیں۔ سچّی خوشحالی کا سرچشمہ خُدا ہے۔ پس جب کہ اُس حیّ و قیّوم خُدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اُس سے مُنّہ پھیر رہے ہیں۔ تو سچّی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مُبارک ہو اُس انسان کو جو اِس

---

[1] جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے دوسری جگہ تصریح فرمائی ہے ابدی سے مراد اِس جگہ لمبا زمانہ ہے،
(مرتب)

راز کو سمجھ لے۔ اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔

اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دُنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور اُن کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو۔ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچّا فلسفہ وہ ہے جو خُدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اِس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو؟ کیا تم خُدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں؟ کیا تم اندھوں کے پیچھے دَوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں؟ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا؟ بلکہ سچّا فلسفہ رُوح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم رُوح القدس کے وسیلے سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی عِلم ہے جو دِل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔ وُہ جو خود مُردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لیے پاک غذا لائے گا؟ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں راہ دکھاوے گا؟ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو؟ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلّی دے سکتے ہیں؟ مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے، پہلے صدق و صفا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔

وحی کا دروازہ اب بھی کھلا ہے

یہ خیال مت کرو کہ خُدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور روح القدس اب اُتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں، کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر رُوح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ اُن میں داخل ہو، تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دُور ڈالتے ہو۔ جب کہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا۔ جب کہ خُدا نے دُنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وُہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جب کہ خُدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سُورۂ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں اُن کے لینے سے انکار کرتے ہو؟ اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائیگا اس دُودھ کے لیے تم بچے کی طرح رونا شروع کر دو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دُشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کے لیے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اِس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ مُبارک وہ جو خدا کے لیے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں۔ اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لیے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اُس سے موافقت نہیں کرتے

جو شخص اپنے نفس کے لیے خُدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نُقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تُم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لیے پکڑے نہ جاؤ۔ کیونکہ ایک ذرّہ بدی کا بھی قابلِ پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عُمر ناپیدا۔ تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وُہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کُچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

۱۔ قرآن کا ارفع مقام

مَیں نے سُنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلّی نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ مَیں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لیے خدا نے تمہیں دی ہیں:۔

(۱) سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجُز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی، نہ سُورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خُدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حُکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو۔ اور اُس سے بہت ہی پیار

کرو ایسا پیار کہ تُم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خُدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ
اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے
افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور
نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن
میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔
اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت
دے سکے۔ خُدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔
مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو
وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے
یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے مُنکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت
کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر
قرآن نہ آتا تو تمام دُنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے
مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری و معنوی اعراض
نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن
کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دُعا سکھلائی اور یہ اُمید
دی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دِکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول
اور صدّیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کر لو۔ اور قرآن کی
دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمہیں نہ صرف وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو

دی تھیں بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے۔ خدا نے اُن
کے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہیں وارث بنایا۔ مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا
جب تک کہ قیامت آجاوے۔ خدا تمہیں نعمتِ وحی اور الہام اور مکالمات اور
مخاطباتِ الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں
کو دی گئیں، لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خُدا پر جھوٹ باندھے گا اور کہے گا
کہ خُدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی۔ اور یا کہے گا کہ مجھے
شرف مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کا نصیب ہوا۔ حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو مَیں خُدا
اور اُس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائے گا کیونکہ اُس نے اپنے
خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا۔

۲۔ سُنّت کا تشریحی مقام

(۲) دوسرا ذریعہ جو ہدایت کا مسلمانوں کو دیا گیا ہے سُنّت ہے یعنی آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے
لیے کر کے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم
نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر، لیکن سُنّت
نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سُنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ
حدیث تو سَو ڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سُنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی
وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سُنّت کا ہے۔ خُدا اور رسولؐ
کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے
مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خُدا کے قانون کا

فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ "گفتنی" باتیں "کردنی" کے پیرایہ میں دِکھلا دیں اور اپنی سُنّت یعنی عملی کارروائی سے مُعضلات اور مشکلاتِ مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں، لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے۔ یا حلال وحرام سے واقف نہ تھے؟

۳۔ حدیث کا تائیدی مقام

(۳) ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سُنّت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقع پر حدیث کو قاضئ قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادمِ قرآن اور خادمِ سنّت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔ اور حدیث سنّت کے لیے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے حدیث جو ظنّی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے۔ قرآن اور سُنّت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے۔ قرآن اور سنّت اُس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس مصنوعی قاضی کا نام ونشان نہ تھا۔ پس یہ مت کہو کہ "حدیث قرآن

پر قاضی ہے"۔ بلکہ یہ کہو کہ "حدیث قرآن اور سُنّت کے لیے تائیدی گواہ ہے"۔ البتہ سُنّت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے۔ اور سُنّت سے وُہ راہ مراد ہے۔ جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہؓ کو ڈال دیا تھا۔ سُنّت اُن باتوں کا نام نہیں ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ اُن باتوں کا نام حدیث ہے۔ اور سُنّت اُس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصّہ اس کا ظنّ کے مرتبہ پر ہے مگر بشرطِ عدم تعارضِ قرآن وسُنّت تمسّک کے لائق ہے اور مؤیدِ قرآن وسنّت ہے۔ اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے۔

پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضوِ اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں[1] اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سُنّت کی نقیض ہو اور نیز ایسی[2] حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے۔ یا مثلاً ایک[3] ایسی حدیث ہو جو صحیح بُخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس کو قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں ردّ کرنا پڑتا ہے۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جُرأت نہیں کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنّت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں۔ بہرحال احادیث کی قدر کرو اور ان سے فائدہ اُٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ اور جب تک قرآن اور سُنّت اُن کی تکذیب نہ کرے تم بھی اُن کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہیئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترکِ فعل مگر اس کی تائید میں

تمہارے پاس کوئی حدیث ہو، لیکن اگر :- (۱) کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اُس کی تطبیق کے لیے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو۔ اور اگر کسی طرح وہ تعارض دُور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے۔ (۲) اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو۔ کیونکہ قرآن اُس کا مصدّق ہے۔

(۳) اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ ایسی حدیثیں صدہا ہیں جن میں پیشگوئیاں ہیں اور اکثر ان میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں۔ پس اگر کوئی حدیث اُن میں سے پوری ہو جائے اور تم یہ کہہ کر ٹال دو کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ یا کوئی راوی اس کا متدین نہیں ہے تو اس صُورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہو گی کہ ایسی حدیث کو ردّ کر دو جس کا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو۔ اور ہزار پیشگوئی اس کی سچی نکلے تو کیا تُم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع کر دو گے ؟ پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھہرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ پس سچی پیشگوئی بُجز سچے رسول کے کِس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے ؟ کیا ایسے موقع پر یہ کہنا مناسب حالتِ ایمانداری نہیں ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے میں کسی محدّث نے غلطی کھائی ؟ اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جھوٹی حدیث کو سچی کر کے خُدا نے غلطی کھائی ؟

(۴) اگر حدیث ضعیف درجہ کی بھی ہو بشرطیکہ وُہ قرآن اور سُنّت اور ایسی احادیث کے مخالف نہیں جو قرآن کے موافق ہیں تو اس حدیث پر عمل کرو۔

لیکن بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بھی ہیں جنہوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے۔ ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتوں میں کر دیا ہے۔ کوئی آمین بالجہر کرتا ہے۔ کوئی پوشیدہ۔ کوئی خلفِ امام فاتحہ پڑھتا ہے۔ کوئی اِس پڑھنے کو مفسدِ نماز جانتا ہے۔ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا ہے کوئی ناف پر۔ اصل وجہ اس اختلاف کی احادیث ہی ہیں۔ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ورنہ سُنّت نے ایک ہی طریق بتلایا تھا۔ پھر روایات کے تداخل نے اس طریق کو جُنبش دے دی۔

گناہ سے رہائی پانے کا طریقہ صرف یقین کامل ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سُنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چُھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خُدا کا عاشقِ صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو؟ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو؟ کیا تُم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوش حالی حاصل کر سکتے ہو؟ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے؟ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰؑ ایسا ہے کہ اس کا مصنُوعی خُون گناہ سے چُھڑائے گا؟ اے عیسائیو! ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسُوع خود اپنی نجات کے لیے یقین کا مُحتاج تھا۔ اور اُس نے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے اُن عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کا کون خُدا ہے۔ بلکہ اُن کی زندگی تو غفلت آمیز ہے۔ شراب کی مستی اُن کے دماغ میں ہے۔ مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اُترتی ہے اُس سے وہ بے خبر ہیں۔ اور جو زندگی خُدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اس سے بے نصیب ہیں۔ پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ رُوح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خُدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مُبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد

تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سُوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو؟ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں؟ یا بجلی پڑتی ہے۔ یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے؟ یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مُہلک طاعون نسلِ انسان کو معدوم کر رہی ہے؟ پھر اگر تمہیں خُدا پر ایسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اَے وَے لوگو! جو نیکی اور راست بازی کے لیے بُلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تُم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سُوراخ میں سانپ ہے وہ اس سُوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے؟ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اُس کھانے کو کب کھاتا ہے؟ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے؟ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال

سکتے ہو؟ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔
ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھُوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھُوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھُوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجز پُرانے قِصّوں کے اور کچھ نہیں وہ جھُوٹا ہے۔

قِصّوں پر راضی مت ہو!

خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اُس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کو نشان دکھانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصّوں پر راضی ہوتے ہو؟ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصّے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصّے ہیں۔ وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خُدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھنچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حُسن اُس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے۔ جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت

اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑ بے خبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصّہ لیتا ہے وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُر زور سیلاب نے اُس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے اور یا اُس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذراسی جگہ باقی ہے تو وُہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو؟ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا میں پایا جاتا ہے۔ چُوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔

پاک ہونے کا ذریعہ وہ نماز ہے جو تضرّع سے ادا کی جائے!

مگر تُم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خُدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور دُرود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دُعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیۂ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام

دُعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرّعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دِلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضا و قدر تمہارے لیے لائے گا؟ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرّع کرو۔ کہ تمہارے لیے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

اَے امیرو اور اَے دَولتمند!

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں اَیسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کی تمام راہوں میں راست باز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر دیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپروا ہے اُس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر اُن لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دُنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون، گانجا، چرس بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لیے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اِس دُنیا سے کُوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخُلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔

حد سے زیادہ خُدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے۔

ہر ایک امیر خُدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پُوچھا جائے گا جیسا ایک فقیر۔ بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خُدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لیے حلال ہے۔ غصّہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوش حالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دِنوں کے لیے دُنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو؟ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور جو دشمن تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابُو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم و غصہ کے ساتھ گذریں گے۔ خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خُدا کی طرف آ جاؤ۔ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو۔ اور اُس کے فرائض میں سُستی نہ کرو۔ اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظُلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔

اَے علمائے اسلام !

اے علمائے اسلام ! میری تکذیب میں جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سُن کر اسی وقت ردّ کرنے کے لیے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقویٰ کا طریق نہیں ہے۔ اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں۔ اور اگر تم نے بعض احادیث کے اُلٹے معنے نہ سمجھے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حکم ہے آنا ہی لغو تھا۔ جس کام کے لیے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئے گا۔ یعنی یہ کہ مہدی سے مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لیے جنگ کرے گا۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لیے جبر درست ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں جبر نہیں ہے۔ پھر مسیح ابنِ مریمؑ کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائے گا؟ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں۔ اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لیے نہیں تھیں بلکہ :۔

۱۔ یا تو بطور سزا تھیں۔ یعنی اُن لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کا قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ یعنی اُن مسلمانوں کو جن سے کُفّار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور خدا قادر ہے کہ ان کی مدد کرے :۔ اور یا

۲۔ وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں۔ یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کیلئے

پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے۔ اُن سے بطور حفاظتِ خود اختیاری (لڑائی کی جاتی تھی) اور یا

۳۔ ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لیے لڑائی کی جاتی تھی۔ بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظُلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اُس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی۔ پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے۔

مُلک کے گدّی نشین اور پیرزادے

ایسا ہی اس مُلک کے گدّی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دِن رات مشغول ہیں کہ اُن کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اُن کی مجالس میں اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کُتب حدیث کے طرح طرح کے تنبُورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے۔ اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعویٰ اور اتباعِ نبوی کی لاف زنی !

ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ مَیں خُدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اِسی دُنیا میں نُور مِلتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی۔ مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔

عزیزو! یہ دین کی خدمت کا وقت ہے

عزیزو! یہ دین کے لیے اور دین کی اغراض کے لیے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو؟ تم اپنے وہ نمونے دِکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر دُرود بھیجیں۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لیے مفید ہو۔ اور تمہارے دلوں کے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نُور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین ؛

(ماخوذ از کشتی نوح)

شرائطِ بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

(تحریر فرمودہ)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دِلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذِلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہَوا وہَوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکُلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکُلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اِس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دُنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)